مومن کا حلوہ



منافق کا بلوہ

دو دوستوں کا دلچسپ مکالمہ

تقریظ: مفتی ندیم اقبال سعیدی (دارالعلوم امجدیہ)

از قلم: علامہ محمد شہباز علی

ناشر: مکتبہ فیضان رضا
نزد ویلٹی اسٹور، جہانگیر روڈ نمبر 2، کراچی
0333-3774342

هدیہ عقیدت

اس مختصری کوشش کو شہدائے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں جن کی شہادت مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کے مصداق تھی کہ دُنیا میں آئے تو تم رو رہے تھے اور لوگ ہنس رہے تھے مگر دُنیا سے اس شان سے جانا کہ تم ہنس رہے ہو اور لوگ رو رہے ہوں اور ان شہداء کے وسیلے سے اپنی والدہ مرحومہ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

عبدہ المذنب

محمد شہباز علی

تقریظ

از قلم۔ حضرت علامہ مفتی حافظ ندیم اقبال سعیدی دامت برکاتہم العالیہ

مولانا محمد شہباز قادری نے ایک رِسالہ شب برات سے متعلق لوگوں کے ذِہنوں میں پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کو دُور کرنے کیلئے سوال جواب کی صورت میں نہایت سہل انداز میں مرتب کیا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا رسالہ ھذا عام فہم اور دلائل سے مزین ہے اور شب برات کے موقع پر اہلسنّت و جماعت کے جو معمولات ہیں ان کو دلائل کے ذَرِیعے سے سمجھایا ہے اُمّید ہے کہ پڑھنے والوں کیلئے یہ رسالہ فائدہ مند ثابت ہوگا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالٰی موصوف کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے اور دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

☆ .... ☆

نعیم اسلامی ماحول سے وابستہ نیک لڑکا ہے اس کو قرآن وحدیث کے مطالعے اور علمائے حق کی صحبت میں بیٹھنے کا بہت شوق ہے اس لئے اسلام سے متعلق اسے کافی معلومات ہے اور اکثر وہ دوستوں کی اسلام سے متعلق رہنمائی کرتا رہتا ہے ایک دِن وہ اپنے دوست نذیر کے ساتھ بیٹھا گفتگو کررہا تھا اوران کی گفتگو کا موضوع شبِ برأت تھا نذیر نے شب برات سے متعلق چند سوالات کئے:

نذیر......نعیم شب برات کے کیا معنی ہیں؟

نعیم......شب کے معنی ہے رات اور برات کے معنی ہے نجات۔اس لئے شب برات کے معنی ہوئے نجات کی رات۔

نذیر......اس شب کو شب برات کیوں کہتے ہیں؟

نعیم...... کیونکہ اس رات میں اللہ تعالی کی رَحمت جوش پر ہوتی ہے اور اس رات میں لاتعداد گنہگاروں کی بخشش ہوتی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں آیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات آسمان دُنیا پر تجلّی فرماتا ہے پس قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زِیادہ گنہگاروں کو بخش دیتا ہے۔ (ترمذی شریف)

نذیر......کیا اس رات میں عبادت اور دِن میں روزہ رکھنے کا ثبوت قرآن وحدیث سے ملتا ہے؟

نعیم...... ہاں اس شب میں عبادت اور دِن میں روزہ رکھنے کا ثبوت ملتا ہے۔جیسا کہ حدیثِ پاک میں آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ بِروایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ نصف شعبان کی رات (۱۵ ویں شب) میں قِیام کرو اور دِن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں غروب آفتاب سے لیکر طلوع فجر تک آسمان دُنیا کی طرف متوجہ رہتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی جو مجھ سے مغفرت چاہے تو اس کی مصیبت دُور کروں۔ (سنن ابنِ ماجه)

اس حدیث سے واضح طور پر شب برات میں عبادت اور دِن میں روزہ رکھنے کا ثبوت ملا۔

نذیر......مگر اجتماعی طور پر مساجد میں عبادت کرنا کہاں سے ثابت ہے جبکہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا،

فان افضل الصلوة المرفی بیة الا المکتوبة

ترجمه: فرائض کے علاوہ بہترین نماز وہ ہے جو انسان اپنے گھر میں پڑھتا ہے۔ (بخاری شریف)

اس حدیث سے واضح طور پر یہ ثابت ہوا کہ نوافل گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔۔۔۔

نعیم......آپ نے دُرست فرمایا،نوافل میں افضل یہی ہے کہ وہ اِنفرادی طور پر گھر میں ادا کئے جائیں مگر بہت سے احکامات ایسے ہیں جن کو بدلتے ہوئے حالات اور ان کے تقاضوں کی وجہ سے تبدیل کرنا پڑتا ہے مثلاً رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں گھر قریب قریب ہوتے تھے اس لئے جمعہ کی ایک ہی اذان ہوتی تھی مگر عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے دَورِ خلافت میں آبادی پھیل گئی تو آپ نے جمعہ کی اذان ثانی کا حکم دیا۔اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح باجماعت کرنے

کا حکم دیا اور فرمایا، نعمت البدعة هذه 'کیا ہی اچھی بدعت ہے'۔ قرآنِ پاک کے اعراب، سورتوں کے نام، آیات کی تعداد کا لکھنا وغیرہ یہ تمام کام بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے شروع ہوئے بالکل اسی طرح بہتر تو یہی ہے کہ نوافل اِنفرادی طور پر پڑھے جائیں مگر فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدین نصیحة 'دِین خیر خواہی کا نام ہے' اور والنصح لکل مسلم 'مسلمان ہر مسلمان کی خیر خواہی کرے' اور مسلمانوں کی عبادت سے بے رغبتی دیکھتے ہوئے اجتماعی عبادات کا اہتمام کیا جاتا ہے کیونکہ ایک مسلمان کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ اس کو عبادت کی طرف راغب کیا جائے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رَحمت کا مستحق بن جائے اور اجتماعی عبادت کا اہتمام کرنے والے کو یہ فائدہ ہوگا کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، الدال علی الخیر کفاعله 'نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے' گویا اجتماعی عبادت کا اہتمام کرنے والے اور شریک ہونے والے دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔

نذیر...... شب برات پر حلوہ پکانا، فاتحہ دِلوانا اور پھر اس کو تقسیم کرنا...... کیا یہ شریعت کے مطابق ہے؟

نعیم...... یہ تمام کام مستحب ہیں اور شریعت میں اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

نذیر...... بعض لوگ ان تمام کاموں کو خلافِ شریعت اور حرام کہتے ہیں؟

نعیم...... یاد رکھو دین اسلام آسان دین ہے کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بعثت بالحنیفة السمحة 'میں ایسے دین حنیف کے ساتھ بھیجا گیا ہوں جو آسان ہے' اور خود ہمارا ربّ اپنے پاک کلام میں اعلان فرما رہا ہے کہ یرید اللّٰه بکم الیسر و لا یرید بکم العسر (سورۃ البقرۃ، ۱۸۵) ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے سہولت چاہتا ہے اور تمہارے لئے دشواری اور تنگی نہیں چاہتا۔ ان دونوں فرامین سے ایک ہی بات معلوم ہوئی کہ اسلام نے ہمارے لئے آسانیاں رکھی ہیں اور آسانی کا تقاضا یہ ہے کہ جن اشیاء کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا وہی حرام ہیں اس کے علاوہ کسی شے کو اس وقت تک حرام نہیں کہا جائے گا جب تک کہ اس کی حرمت پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہ مل جائے ویسے بھی کسی شی کے حرام وحلال ہونے کے بارے میں رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اصول بتا دیا کہ 'حلال وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام فرما دیا اور جس کا کچھ ذِکر نہ فرمایا وہ اللہ کی طرف سے معاف ہے یعنی اس فعل پر کچھ مواخذہ نہیں' (ترمذی) اب اس اصول کے تحت عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو یا ماہِ رجب میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام جعفر صادق کی نسبت سے کونڈوں کی نیاز یا شب برات کے موقع پر حلوہ پکانا یا کوئی اور فعل اس وقت حرام ہوگا جب کوئی شخص قرآن وحدیث سے اس کے حرام ہونے پر دلیل لائے کیونکہ بلا دلیل کسی شی کو حرام کہنا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے اور یہ حرام ہے۔

نذیر......کیا یہ تمام کام کرنے والا اجر وثواب کا مستحق ہوتا ہے؟

نعیم......ہاں بالکل اجر وثواب کا مستحق ہوتا ہے کیونکہ فاتحہ کا مقصد تلاوتِ قرآن اور دُرودِ پاک پڑھ کر اس کا ثواب اپنے مرحومین کو پیش کرنا ہے اور اسی کو اِیصالِ ثواب کہتے ہیں۔

نذیر......کیا ایصالِ ثواب کا ثبوت قرآن وحدیث سے ملتا ہے؟

نعیم......ہاں ایصالِ ثواب کا ثبوت قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے،

و الذین جاء و ا من بعد هم یقولون ربنا اغفرلنا ولا خوا ننا الـذین سبقونا با لا یما ن

ترجمہ : وہ جو ان کے بعد آئے وہ یوں دعا کرتے ہیں اے ہمارے ربّ ہماری بخشش فرما اور ہمارے ان مسلمان بھائیوں کی جو ہم سے پہلے فوت ہو چکے ہیں۔ (پ۲۸، آیت : ۱۰)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ بعد میں آنے والوں کا اپنے لئے اور مُردوں کے لئے دعا کرنے کو بطور استحسان بیان فرما رہا ہے نیز اس آیت میں میّت کے لئے دعا کا ثبوت ہے جس طرح میت کو دعا سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح دیگر اعمال سے بھی میّت کو فائدہ پہنچتا ہے جیسا کہ احادیثِ مبارَکہ سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا ہم اپنے فوت شدہ لوگوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں ان کی طرف سے صَدَقہ کرتے ہیں اور حج کرتے ہیں، کیا یہ ان تک پہنچتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ ان تک پہنچتا ہے اور وہ اس سے اسطرح خوش ہوتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص ہدیہ سے خوش ہوتا ہے۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری)

ایک اور مقام پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبر میں میت کی مثال ایسی ہے جیسے ڈوبنے والا، فریاد کرنے والا آدمی۔ ہر وقت قبر میں مردوں کو اِنتظار رہتا ہے کہ اس کے باپ بیٹوں اور بھائیوں یا دوستوں کی طرف سے دعاؤں اور اِیصالِ ثواب (فاتحہ) کا کوئی ہدیہ اس کے پاس آئے گا اور جب ہدیہ آجاتا ہے تو اس کو دُنیا بھر کی نعمت پا جانے سے بڑھ کر خوشی حاصل ہو جاتی ہے۔ (احیاء العلوم، ج۴، ص۴۱۷)

ایک دوسری رِوایت میں حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور وہ کسی بات کی وصیت نہ کر سکی میرا گمان ہے کہ انتقال کے وقت اگر انہیں کچھ کہنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ ضرور دیتی تو اگر میں ان کی طرف سے صَدَقہ کروں تو کیا ان کی روح کو ثواب پہنچے گا؟ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں پہنچے گا۔ (مسلم، ج۱، ص۳۲۴)

فعل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی ایصالِ ثواب کا ثبوت ملتا ہے۔

چنانچہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک میّت کی نمازِ جنازہ پر یہ دُعا فرمائی جس کو میں نے یاد کرلیا کہ اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اس کو عافیت دے اور اس کی مہمانی باعزّت فرما اور اس کی قبر کو وسیع فرمادے اور اس کو پانی اور برف اور اولے سے دھودے اور اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کردے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر رکھا اور اس کو اس کے گھر کے بدل میں اس سے بہتر اہل اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عنایت فرما اور اس کو جنّت میں داخل فرما اور عذابِ قبر و عذابِ جہنّم سے اس کو اپنی پناہ میں رکھ۔ اس دعا نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سن کر حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں کہ مجھے یہ تمنا ہوگئی کہ کاش اس میت کی جگہ میری میت ہوتی۔ (مشکوۃ، ج ۱، ص ۱۴۵)

ان احادیث سے نہ صرف میت کیلئے دعا کرنے بلکہ دیگر عبادات کا ثواب پہنچانے کا ثبوت بھی معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ میت کو ایصالِ ثواب سے فائدہ بھی پہنچتا ہے۔

نذیر...... قرآن و احادیث سے ایصالِ ثواب کا ثبوت تو معلوم ہوا...... مگر قبر پر اذان دینا کہاں سے ثابت ہے؟

نعیم...... قبر پر اذان دینا عذابِ قبر میں تخفیف کا سبب ہے۔ جیسا کہ اس کا ثبوت اس روایت سے بھی ملتا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین میں حاضر تھے جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ جنازہ پڑھا چکے اور سعد کو قبر میں اُتارے دیا گیا اور مٹی برابر کردی گئی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تسبیح پڑھی اور ہم لوگ بھی دیر تک تسبیح پڑھتے رہے پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھی اور ہم بھی دیر تک تکبیر پڑھتے رہے تو کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس بندہ صالح پر اس کی قبر تنگ ہوگئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کشادہ فرمادیا۔ (مشکوۃ، ج ۱، ص ۲۶)

اس روایت سے ثابت ہوا کہ تسبیح و تکبیر کشادگی قبر کا سبب ہے تو اذان جو کہ تسبیح و تکبیر کا مجموعہ ہے یقیناً وہ بھی عذابِ قبر سے نجات اور قبر کی کشادگی کا سبب ہوگا۔

نذیر...... مگر ایصالِ ثواب کیلئے دِن اور تاریخ معین کرلینا...... کہاں سے ثابت ہے؟

نعیم...... کسی بھی کام کیلئے کوئی دن یا تاریخ مقرر کرلینا اس کی آسانی کے لئے ہوتا ہے مثلاً دِینی محافل یا گھریلو تقریبات کیلئے یا ختم بخاری کے لئے دن و تاریخ مقرر کرلی جاتی ہیں ویسے بھی کسی بھی فعل کیلئے دن اور تاریخ معین کرلینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ بخاری شریف کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدل یا سوار ہوکر ہر ہفتہ کے دن مسجد قباء تشریف لے جاتے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا کیا کرتے تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ بعض ایّام کو بعض اعمال صالحہ کے ساتھ خاص کرلینا جائز ہے اور پر مداومت (ہمیشگی) کرنا صحیح ہے (فتح الباری)

اسی طرح حضرت عبداللہ ابن مسعود ہر جمعرات کو لوگوں کیلئے وعظ کیا کرتے تھے اس حدیث اور اس کی تشریح اور صحابہ کرام کے عمل سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ نیک اعمال کیلئے دِن مقرر کرنا نا صرف جائز ہیں بلکہ سنّتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سنّتِ صحابہ ہے۔

نذیر......اس رات قبرستان جانے کی کیا فضیلت ہے؟

نعیم......اس رات قبرستان جانا سنّت ہے ۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو آپ کو جنّت البقیع میں پایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں شعبان کی پندرہویں رات آسمان دنیا پر نازِل ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ بنی کلب (عرب کے قبیلہ کا نام) کی بکریوں کے بالوں سے زِیادہ تعداد میں مسلمانوں کی مغفِرت فرما دیتا ہے۔

نذیر......قبرستان جانے کے کیا آداب ہیں؟

نعیم......جس طرح ہر جگہ کے کچھ نہ کچھ آداب ہوتے ہیں اسی طرح قبرستان کے بھی کچھ آداب ہیں:۔

۱ زیارتِ قبور مستحب ہے کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے روکا تھا اب میں تمہیں اِجازت دیتا ہوں کہ ان کی زیارت کرو اس لئے کہ قبروں کی زیارت کرنا دُنیا سے بیزار کرتا ہے اور آخِرت کی یاد دِلاتا ہے۔ (ابنِ ماجہ)

اس روایت سے ناصِرف زیارت قبور کے استحباب کے بارے میں معلوم ہوا ساتھ ہی زیارت قبور کی اجازت کا سبب بھی معلوم ہوا اور وہ آخرت کی طرف رغبت اور فانی دُنیا سے بے رغبتی ہے مگر بدقسمتی سے آج قبرستان جانے کا مقصد فقط رسم و رواج ہے آج کوئی بھی شخص عبرت حاصل کرنے کیلئے قبرستان نہیں جاتا یہی وجہ ہے کہ لوگ اپنی موت سے بے فکر قبروں پر بیٹھے ہنسی مذاق کررہے ہوتے ہیں۔

۲ قبرستان میں حاضر ہوکر ان الفاظ کے ساتھ سلام کہے،

اَلسَّلامُ عَلَیْکُم یَا اَھل الْقبور یَغْفِرُ اللّٰہ لَنا وَلَکُم واَنْتُم سَلفنَا وَ نَحنُ بِا لاَ ثر

کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کی قبر کے پاس سے گزرے (اسے سلام کہے) وہ اس کے سلام کو جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسے شخص کی قبر کے پاس سے گزرے جو اسے نہیں پہچانتا اور سلام کہے تو وہ (اگر چہ اسے نہیں پہنچانتا تاہم) سلام کا جواب دیتا ہے۔

۳﴾ قبرستان میں زِیادہ سے زیادہ تلاوتِ قرآن و دُرودِ پاک پڑھے اس سے نا صرف مُردوں کو فائدہ ہوگا ساتھ ہی پڑھنے والے کو بھی فائدہ ہوگا جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قبرستان جائے اور ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ اِخلاص اور الھاکم التکاثر پڑھ کر کہے کہ اے اللہ! جو کچھ میں نے تیرے کلام سے پڑھا اس کا ثواب میں نے ان قبر والے مؤمنین و مومنات کو بخشا تو وہ تمام مردے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کیلئے سفارش کرتے ہیں۔ (شرح الصدور)

ایک دوسری روایت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص قبروں پر گزرا اور اس نے سورۂ اِخلاص کو گیارہ مرتبہ پڑھا اور اس کا ثواب مُردوں کو بخشا تو اس کو مردوں کی تعداد کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔

٤﴾ قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میّت کا دِل بہلے گا۔ (رَدُّ المحتار)

٥﴾ قبر پر بیٹھنا، سونا اور چلنا حرام ہے۔ (عالمگیری)

٦﴾ اگر بتی جلانا بھی جائز ہے مگر قبر سے ہٹا کر لگانی چاہئے مگر ایسا نہ ہو کہ کسی دوسرے کی قبر پر لگا دی جائے۔

٧﴾ قبر کو سجدہ کرنا حرام ہے اور عبادت کی نیّت سے ہو تو کفر ہے۔

نذیر......آتش بازی کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

نعیم......آتش بازی کے بارے میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، آتش بازی بنانا، بیچنا، خریدنا، خریدوانا، چلانا، چلوانا سب حرام ہے۔ (اسلامی زِندگی، ص ٦٣)

کیونکہ آتش بازی اِسراف اور مسلمانوں کی اِیذا رَسانی اور مسلمانوں کی عبادت میں خلل کا سبب ہے اور یہ سب کام حرام ہیں ویسے بھی عبادت میں خلل ڈالنا کافروں کا طریقہ ہے اور بدقسمتی سے آج یہ کام مسلمان پیسے خرچ کر کے کر رہا ہے۔

نذیر......نعیم آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے مجھے بہت قیمتی معلومات فراہم کیں۔

نعیم......آپ کے تشریف لانے کا شکریہ............

(اللہ تعالیٰ ہم سب کے ایمانوں کی حفاظت فرمائے اور ایمان کے لٹیروں سے محفوظ فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم)

شب برات کے نوافل

۱﴾ جو مسلمان چار رَکعتیں اس طرح پڑھے کہ ہر رَکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ التکاثر ایک مرتبہ اور سورۂ اِخلاص گیارہ بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی سکرات موت میں آسانی فرمائے گا، نیز عذابِ قبر سے محفوظ فرمادے گا۔

۲﴾ جو مسلمان بیس رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھے، وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا گویا آج ہی پیدا ہوا ہو۔

۳﴾ جو مسلمان دو رَکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اور سلام پھیرنے کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ وَ اَتُوب اِلَیہ پڑھے تو کھڑے ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخش دیتا ہے۔

صلوۃ التسبیح کا طریقہ

چار رَکعت نمازِ نفل کی نیت باندھ کر سب سے پہلے ثناء پڑھیں گے اس کے بعد پندرہ مرتبہ یہ کلمہ پڑھیں گے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر اس کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورہ کی تلاوت کرنے کے بعد دس مرتبہ یہی کلمہ پڑھیں گے پھر رکوع میں جانے کے بعد دوبارہ یہی کلمہ دس مرتبہ پڑھا جائے گا، قومے کی حالت میں دس مرتبہ یہی کلمہ پڑھا جائے گا پھر سجدہ کی حالت میں دس مرتبہ پھر جلسے کی حالت میں دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ یہی کلمہ پڑھا جائے گا اس طرح ایک رکعت میں 75 مرتبہ اور چار رکعتوں میں 300 مرتبہ یہی کلمات پڑھے جائیں گے۔

وظیفہ

شعبان المعظم کی 14 تاریخ کو بعد نمازِ عصر آفتاب غروب ہونے کے وَقت باوُضو ہو کر چالیس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:۔

لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم ٥

اللہ تعالیٰ اس وظیفے کے پڑھنے والے کے چالیس سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔

نوٹ﴾ 14 اور 15 شعبان کا روزہ رکھنے کی کوشش کریں تا کہ جب اعمال نامہ تبدیل ہو اس وَقت روزے دار لکھے جائیں۔